سوال

(671) تشہد میں انگلی کو حرکت شروع سے دیں یا درود شریف کے بعد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تشہد کی حالت میں شروع سے ہی انگلی کو حرکت دینی شروع کردینی چاہیے یا درود کے بعد جب دعائیں شروع کریں۔ نیز کیا دو سجدوں کے درمیان بھی حرکت دینی چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ظاہر یہ ہے کہ تشہد میں انگلی کو حرکت شروع سے دی جائے، کیونکہ حدیث کے لفظ 'یُحَرِّکُہَا' کا تقاضا یہی ہے، کہ اسے شروع تشہد سے آخر تک حرکت دیتا رہے۔ مولانا عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'ظَاہِرُ الحَدِیثِ یَدُلُّ عَلَی الاِشَارَةِ مِن اِبتِدَاءِ الجُلُوسِ 'تحفة الاحوذی: ۱۸۵/۲

پھر 'یَدعُوبِہَا' کا مفہوم بھی یہی ہے۔

سجدوں کے درمیان اشارے والی حدیث کو عبدالرزاق نے 'المصنف' (۶۸/۲)، اور اس سے احمد نے ''مسند'' (۳۱۷/۴) میں، اور طبرانی نے 'المعجم الکبیر' (۳۳/۲۲) میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کے راوی وائل بن حجر رضی اللہ عنہما ہیں۔ اس بارے میں وائل کی دیگر جملہ روایات اس کے خلاف ہیں اور جن لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا وصف بیان کیا ہے ان کی روایات بھی وائل کی اس روایت کے خلاف ہیں۔ ان کے مطلق اور مقید الفاظ کا تعلق تشہد کی بیٹھک سے ہے۔

علامہ بکر بن عبدا ابوزید فرماتے ہیں: ''علمائے سلف میں سے کسی نے دو سجدوںکے درمیان اشارہ کرنے کی تصریح نہیں کی، اور نہ کسی نے اس کے مقتضیٰ کے مطابق کوئی ''ترجمة الباب'' قائم کیا ہے اور مسلمانوں کا متوارث عمل عدمِ اشارہ اور عدمِ حرکت ہے۔ یہ ان روایات سے ہے جس پر عدمِ عمل میں مسلمان متفق ہیں یا تو اس کے ضعف کی وجہ سے یا اس بناء پر کہ اس کا ظاہر ترتیب حکمی کے خلاف ہے۔ امام بیہقی نے 'السنن الکبریٰ' (۱۳۱/۲) میں اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ شیخ الاسلام ابن باز اور علامہ البانی; نے کہا ہے، کہ عبدالرزاق کی یہ روایت ''ثوری عن عاصم'' ہے اس میں عبدالرزاق، ثوری سے متفرد ہے۔ محمد بن یوسف فریابی اس کا مخالف ہے۔ جب کہ وہ ہمہ وقت ثوری کے ساتھ رہا ہے۔ انھوں نے حدیث کے اخیر میں سجدۂ مذکورہ کا ذکر نہیں کیا۔ عبدا بن الولید نے محمد کی متابعت کی ہے۔ حدیث کے اخیر میں یہ زیادتی 'ثُمَّ سَجَدَ' عبدالرزاق کے اوہام سے ہے۔

روایات اس بات پر متفق ہیں، کہ اشارے کا تعلق پہلے اور دوسرے تشہد کے جلوس سے ہے۔ (تمام المنۃ : ۱/۲۱۴۔۲۱۷، السلسلۃ الصحیحۃ :۵/۳۱۴،۳۰۸۔ حدیث :۲۲۴۷۔۲۲۴۸)
مزید تفصیل کےلیے ملاحظہ ہو! کِتَابٌ لَاجَدِیدَفِی اَحکَامِ الصَّلٰوۃِ : ص :۳۸تا۴۶۔ تألیف علامہ بکر بن عبدا ابوزید۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :573

محدث فتویٰ